بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

غزوۂ احد کے حالات و واقعات کا تذکرہ
نیز فلسطین کے معصوموں کے لیے دعا کی مکرّر تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/ دسمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ، اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:: آج کل خطبات میں غزوۂ احد کا ذکر ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ذکر ہوا تھا کہ عام جنگ میں مسلمانوں نے کافروں کو بہت نقصان پہنچایا اور وہ بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن آنحضور ﷺ کے تاکیدی حکم کے باوجود جب درّے کی حفاظت پر مامور اکثریت نے درّہ خالی کر دیا تو دشمن نے اس طرف سے حملہ کیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔

اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ جب مشرکوں کے پرچم بردار ایک ایک کر کے ہلاک ہو گئے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔ جب مسلمانوں نے کفار کو بھاگتے دیکھا تو وہ ان کا پیچھا کرنے اور مالِ غنیمت اکٹھا کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اسی وقت مسلمانوں کا وہ تیر انداز دستہ جسے آنحضور ﷺ نے درے پر تعینات کر کے یہ حکم دیا تھا کہ کسی بھی حال میں اپنی جگہ سے نہ ہلیں، کہا جاتا ہے کہ وہ دستہ مالِ غنیمت جمع کرنے کے لیے اپنی جگہ سے بھاگا۔ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے مقرر کردہ امیر حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ نے ان لوگوں کو منع کیا لیکن وہ نہ رکے۔ حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ کے ساتھ دس سے بھی کم صحابہؓ اپنی جگہ جمے رہے۔

اکثر مؤرخین نے اور کتب تاریخ و حدیث میں یہی لکھا ہے کہ وہ صحابہؓ جو درّہ چھوڑ کر گئے تھے، انہیں مالِ غنیمت جمع کرنے کی جلدی تھی۔ اسی طرح سورہ آل عمران کی آیت ۱۵۳ کی تفسیر میں مفسرین نے بھی یہی کہا ہے کہ صحابہؓ مالِ غنیمت کے حصول کے لیے جلدی جانا چاہتے تھے۔ لیکن صحابہ کرامؓ کے بارے میں دنیاوی خواہش کے لیے درّے کو چھوڑنے کی بات دل کو لگتی نہیں۔ صحابہؓ کے متعلق یہ کہنا یا سوچنا بھی ان کی شان کے خلاف ہے کہ انہیں مالِ غنیمت کی پڑی ہوتی تھی، وہ تو اپنے بیوی بچے اپنا مال حتیٰ کہ اپنی جان تک

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر نچھاور کر چکے تھے۔ فتح کی صورت میں مال غنیمت مل جانا ایک زائد بات تو ہو سکتی ہے لیکن صحابہؓ کا مطلوب و مقصود مال غنیمت ہر گز نہیں ہو سکتا۔ پس جب درے پر موجود صحابہؓ نے دیکھا کہ کفار پر واضح فتح ہو گئی ہے اور اب مسلمان کفار کو بھگا رہے ہیں تو یہ صحابہؓ بھی جنگ کی فتح کی خوشی منانے میں شریک ہونے کیلئے بے چین ہو گئے۔ وہ شاید سمجھ رہے ہوں کہ ہمارے بھائی تو جہاد میں براہِ راست شامل ہو رہے ہیں اور ہم یہاں درّے پر کھڑے ہیں، پس جنگ کے آخری لمحات میں وہ بھی عملی جہاد میں شامل ہونے اور فتح کی خوشی منانے میں شریک ہونے کیلئے درہ چھوڑ کر میدانِ جنگ میں آ گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی سورہ آل عمران آیت ۱۵۳ کی تفسیر میں اس بارے میں ایک تفسیری نوٹ لکھا تھا جو غیر شائع شدہ ہے، فرماتے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ درّے پر تعینات صحابہؓ کو بھی یہ خواہش تھی کہ ہم بھی اس جنگِ احد میں شریک ہوں۔ یہ بھی ایک دنیاوی خواہش تھی کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ ہم جنگ میں براہِ راست شامل نہیں حالانکہ انہیں تو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا افسر اور اس کے ساتھی تو آخرت کو چاہتے تھے۔ ان کے مدّ نظر انجام اور نتیجہ تھا، وہ جانتے تھے کہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہو گا۔ اس کے بر عکس تمہاری نظر سطح پر پڑی ہوئی تھی۔ یہ معنی صحابہ کرام کی اس شان کے مناسب حال ہیں، جو ان کے کاموں اور قربانیوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ یہاں دنیا سے مراد جو لوگ لوٹ مار اور مالِ غنیمت مراد لیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں۔ وہ وقتی فتح کی طرف نظر رکھتے تھے اور دنیا سے مراد یہ ہے کہ وہ جو معاملہ (یعنی فتح) پہلے ظاہر ہو چکا ہے ان کی نظر اس پر تھی جبکہ عبد اللہ بن جبیرؓ کی آخرت پر نظر تھی یعنی وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اتباع میں سب سے بڑی کامیابی کو دیکھ رہے تھے۔

بہر حال درّہ خالی ہو گیا اور عبد اللہ بن جبیرؓ اپنے گنتی کے چند ساتھیوں کے ساتھ وہاں رہ گئے۔ کفار مکہ کے فرار ہونے والے لشکر میں سے خالد بن ولید جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے انہوں نے درّے کو خالی دیکھ کر عکرمہ بن ابی جہل کو ساتھ لے کر گھڑ سوار دستے کے ہمراہ اس پہاڑی درّہ پر حملہ کر دیا۔ کفار کا یہ حملہ اتنا زبردست اور شدید تھا کہ ایک ہی حملے میں درے پر تعینات صحابہ شہید ہو گئے۔ مسلمان جو اس حملے سے بے خبر میدانِ جنگ میں مالِ غنیمت جمع کرنے اور کفار کو قیدی بنانے میں مصروف تھے وہ سنبھل نہ پائے اور اس اچانک حملے سے مسلمان بکھر گئے۔ جنگ کا پانسہ اچانک کفارِ مکہ کے حق میں پلٹ گیا۔ فرار ہوتے کفار بھی اس نئی صورتِ حال میں واپس پلٹ آئے اور یوں آگے اور پیچھے سے کفار نے مسلمانوں کو گھیر لیا۔ مسلمانوں

کی ترتیب قائم نہ رہی اور انہوں نے غنائم کو اپنے ہاتھوں سے پھینک دیا۔ اس جنگ میں حضرت حمزہؓ کی شہادت بھی ہوئی تھی۔ وہ دو تلواروں کے ساتھ حضور ﷺ کے آگے جنگ کر رہے تھے۔ وہ نہایت بہادری سے کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے۔ اسی دوران وہ یکایک پھسل کر گرے اور وحشی نے نیزہ مار کر آپؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو حضرت حمزہؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ کو اس کا شدید صدمہ ہوا۔ روایت میں مذکور ہے کہ جب غزوۂ طائف کے بعد حضرت حمزہؓ کا قاتل حضور ﷺ کے سامنے آیا تو آپ نے اسے معاف تو فرما دیا مگر حمزہؓ کی محبت کا احترام کرتے ہوئے فرمایا کہ وحشی میرے سامنے نہ آیا کرے۔ اس وقت وحشی نے اپنے دل میں یہ عہد کیا کہ جس ہاتھ سے مَیں نے رسول اللہ ﷺ کے چچا کو قتل کیا ہے جب تک اسی ہاتھ سے مَیں کسی بڑے دشمنِ اسلام کو قتل نہ کر لوں گا چین نہ لوں گا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اس نے جنگ یمامہ میں نبوت کے جھوٹے مدعی مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے اپنے عہد کو پورا کیا۔

حضرت حمزہؓ کی نعش کی بے حرمتی بھی کی گئی تھی اور آپؓ کا شدید مثلہ کیا گیا تھا۔ ان تکلیف دہ مناظر کو دیکھ کر حضرت رسول کریم ﷺ کو شدید صدمہ پہنچا۔ حضرت حمزہؓ کی بہن حضرت صفیہؓ ایک مضبوط خاتون تھیں۔ وہ جنگ کے اختتام پر بڑی تیزی کے ساتھ میدانِ جنگ کی طرف بڑھ رہی تھیں یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ مسلمانوں کی مثلہ شدہ لاشوں کو دیکھ لیتیں۔ ایسے میں حضور اکرم ﷺ نے پسند نہ فرمایا کہ کوئی خاتون ان تکلیف دہ مناظر کو دیکھے۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں روکنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ حضرت صفیہؓ کو روکنے کی کوشش کی گئی مگر آپؓ کو روکا نہ جاسکا۔ بالآخر جب آپ کو یہ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آپ ان لاشوں کو نہ دیکھیں تو آپ رک گئیں اور اپنے پاس سے دو کپڑے دیے اور فرمایا کہ یہ مَیں اپنے بھائی حمزہؓ کے لیے لائی ہوں، کیونکہ مجھے ان کی شہادت کی خبر مل چکی ہے۔ حضرت صفیہؓ نے اپنے بھائی حمزہؓ کی لاش دیکھنے کی خواہش کی، آپؓ کی یہ درخواست حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی تو نبی کریم ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت صفیہؓ نے اپنے بھائی کی مثلہ شدہ لاش دیکھی تو فرطِ جذبات سے مغلوب ہو کر آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

حضورِ انور نے فرمایا جنگ کی تفصیل انشاء اللہ باقی آئندہ بیان کروں گا۔

نیز فرمایا جیسا کہ میں فلسطینیوں کے لئے دعا کے لئے بھی کہتا رہتا ہوں۔ دعا کریں۔ ظلم کے خلاف حقیقی عمل کی دنیا کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ گو آوازوں میں تو کچھ بلندی پیدا ہونی شروع ہوئی ہے باتیں بھی

کرتے ہیں کہ ظلم ہو رہا ہے ظلم ہو رہا ہے لیکن اسرائیلی حکومت سے لگتا ہے سب خوفزدہ ہیں یا فطرتاً یہ مغربی دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ہے جو نفرت ہے اس کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں پر ظلم یا ختم نہ ہوں یا جو کوشش ہونی چاہیئے اس طرح کوشش نہ ہو۔ یہ نہیں دیکھتے کہ معصوم بچے ہیں مظلوم عورتیں ہیں ان پہ ظلم ہو رہے ہیں بوڑھے ہیں۔ تو بہرحال ان پہ ہم تو زیادہ اعتماد نہیں کر سکتے لیکن کوشش بہرحال کرتے رہنا چاہیئے ان کو سمجھاتے بھی رہنا چاہیئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے۔ مسلمان ملکوں کو ہی اللہ تعالیٰ ہمت دے کہ اپنی آواز میں زور پیدا کریں اور حقیقت میں ایک بن کے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں اور اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

بعدہٗ حضور انور نے دو جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کرتے ہوئے مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا۔

۱۔ مکرم شیخ احمد حسین ابو سردانہ صاحب جو غزہ میں رہتے تھے۔ گذشتہ دنوں غزہ میں اسرائیلی بمباری میں ہمارے یہ احمدی بزرگ شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم غزہ کی موجودہ جنگ میں شہید ہونے والے پہلے احمدی ہیں۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۹۴؍ سال تھی۔ مرحوم الازہر یونیورسٹی سے فارغ التحصیل علماء میں سے تھے۔ ۱۹۷۰ء میں مرحوم نے خدائی تصرف کے تحت بیعت کی اور احمدیت میں داخل ہوئے۔ مرحوم ہر دلعزیز، خلافت سے محبت کرنے والے، قرآن کریم سے لگاؤ رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ کی دوسری اہلیہ جو آپ کے ساتھ تھیں وہ بھی اس حملے میں زخمی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اہلیہ کو بھی شفا دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں فلسطینیوں کے لئے بھی قبول فرمائے اور وہاں امن بھی قائم فرمائے اور ان لوگوں کو حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

۲۔ مکرم عثمان احمد گاکوریا صاحب آف کینیا۔ مرحوم گذشتہ دنوں وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جماعتی خدمات کا لمبا سلسلہ ہے جو کئی دہائیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ متعدد جماعتی کتب کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کیا۔ مرحوم عمدہ اخلاق کے مالک، بااصول، تہجد گزار، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، مبلغین کا احترام کرنے والے، مہمان نواز، نیک بزرگ تھے۔ مرحوم کی ساری اولاد کسی نہ کسی شکل میں سلسلے کی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔